[illegible]

خلق راضی ہوئی خالق کو بھی خورسند کیا
باپ کو ماؤنکو مادر کو رضا مند کیا

[illegible]

گو کہ ان بیٹوں کے کمانی تھی نہ کچھ بیتی تھی
اپنے بھائی کو مگر دیکھ کے وہ جیتی تھی

[illegible]

بولی زینب کہ سوا تیرا ہے مجھکو کب کوئی
تم سلامت رہو گویا ہے مرا سب کوئی

[illegible]

ایک سر تا بقدم حیدر کرار کی شکل
دوسرا جعفر طیار علمدار کی شکل

[illegible]

ماں کو یہ دھیان تھا خواہر کی کمائی بچ جائے
اسکو یہ سوچ تھا مادر کی کمائی بچ جائے

[illegible]

آج گر آپکا سر تن سے جدا ہوویگا
خلق مین خاتمہ آل عبا ہوویگا

[illegible]

کمسنی مین مستعد تیغ زنی تھے دونون
تیغ کے جون اسد اللہ دھنی تھے دونون

[illegible]

مین نثار ان ہو اولاد جو بھائی میری
آج یان نیگ لگے ساری کمائی میری

[illegible]

چھوٹے سے ہاتھ سے تم تھام لو دامان حسین
امان صدقے گئی ہو جائیو قربان حسین

www.emarsiya.com

۱۰

[illegible]

تم بھی سر دینے میں ہمت کیجیو حیدر کے پیارو
ہو یہی بخشش [illegible] کا وسیلہ پیارو

۱۱

[illegible]

اب ارادہ ہے سنو ملک عدم دونوں کا
جو کہا تم نے یہی قصد ہے ہم دونوں کا

۱۲

[illegible]

جی بہن دیتے ہیں [illegible] جیسی ہے ہم
خون بہا دیوینگے امو کے پسینے پہ ہم

۱۳

[illegible]

چھاتی سے احمد مختار لگا دینگے تمہیں
زانوئے حیدر کرار پہ بٹھا دینگے تمہیں

۱۴

[illegible]

اپنے گھر خلد میں تم کرنے کو آباد چلے
نامراد آہ چلے خلق سے ناشاد چلے

۱۵

[illegible]

باندھ [illegible] تیغیں وہ شکل اسد اللہ سے
[illegible] نے مرے لاڈلے بوشاہ سے

۱۶

[illegible]

بولی میں دونوں کی تقدیر کے اوپر صدقے
ہوئے تم جاتے ہو شبیر کے اوپر صدقے

۱۷

[illegible]

انکے تن پر نہ کہیں تیغ و تبر لگ جاوے
ہمکو ڈر ہے نہ تمہاری ہی نظر لگ جاوے

۱۸

[illegible]

شیر کب مادر شبیر تمہیں بخشیگی
لاشے جب آئینگے تب شیر تمہیں بخشیگی

www.emarsiya.com

[illegible]

تم اگر قتل ہوئے ہوگا جبھی تو ماتم
ہوگا شبیر کا زہرا و علی کا ماتم

[illegible]

صاحب حسن ہین اور مالک زیبائی ہین
ایک سی صورتین ہین چھوٹے بڑے بھائی ہین

[illegible]

ناموس کے ہین پسر نام کرینگے [illegible]
چھوٹے ہاتھون سے بڑے کام کرینگے دونون

[illegible]

ہمکو ارمان ہے تم ڈوب رہی یہ چلکر دیکھو
چھوٹے ان بچون کے تم بھی تو جوہر دیکھو

[illegible]

غیرت ماہ ہین اور رشک قمر ہین دونون
بھانجے شہ کے ہین زینب کے پسر ہین دونون

[illegible]

اتنی ہی عمر ہے جنگ کی گھاتین دیکھو
کیسے سنسن کے گھوڑے کرتے ہین باتین دیکھو

[illegible]

شہ کی تنہائی پہ میدان مین رن کو آئے
غل ہوا جعفر طیار کے پوتے آئے

[illegible]

انکی تلوار سے بھی خوف و خطر لازم ہے
تیغ سبطین بید اللہ ڈر لازم ہے

[illegible]

انکا یہ حال ہے جو سن مین ابھی [illegible]
انکو عباس کی جرات کے [illegible]

www.emarsiya.com

[illegible]

ثانی جعفر طیار سے لڑنا ہی تھیں
ابھی عباس علمدار سے لڑنا ہی تھیں

[illegible]

خاک سے منہ نہ اٹھاتے تھے ستمگر گر کر
بھاگنے والے نہ تھے دیکھتے پیچھے پھر کر

[illegible]

جبکہ گرنے لگے ماموں کو پکارے دونوں
آیئے جلد گئے بھانجے مارے دونوں

[illegible]

مارو گے جو ہم اس وقت پسر زینب کے
شام میں حلقے میں کہو دونگا اضافہ تب کے

[illegible]

کبھی رو اٹھتے تھے اور گاہ وہ جستے تھے
دونوں فرزندوں کو شاباش کہے کہتی تھے

[illegible]

بھر کے بسم اللہ فرزند مرے آتے ہیں
دیکھو کس شان سے فرزند مرے آتے ہیں

[illegible]

ہر طرف دشمن دیں بھیرے تھے بھلکے بھاگے
بس روباہ ہمیں جیسے بھگا بھاگے

[illegible]

بھیجے مت ہاتھ سے تم تادم مردن چھوڑو
کوئی جیتا نہ مرے بھائی کا دشمن چھوڑو

[illegible]

پھاڑ کر جیب قبا کھولد و سینہ لگے
انکے قربان میں ہیں زخم بدن گن گنکے

www.emarsiya.com

۹۴

جب سنا بانو نے فضہ سے زینب کا بیان
دیکھ کے دونون کی لاشون کو ہوئی تن سے وہ بیجان
سر کو لاشون کے تئین بیبیان سب نوحہ زنان
دیکھ بیٹون کو اور جعفر عباس کی لاشین ہے بیان

اک طرف بیٹے کے سر بانو سے مغموم گری
اک طرف بھانجوں کے لاشوں پہ کلثوم گری

۹۵

سن کے یہ بات شہ نے بین ہوا حشر بپا
یا علی کہہ کے ان لاشون کو قتل گہ سے اٹھا
اور سب اہلبیت روتا پیٹتا ساتھ چلا
سب رضا جانی سے اس کی مصیبت پہ سب صبر کیا

عرض مقبول جناب شہ ابرار میں ہو
دفن دلگیر بھی سردابۂ سرکار میں ہو

www.emarsiya.com